Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ — ۲۰ محرم ۱۳۹۷ھ ۱۱ صلح ۱۳۵۶ ہش ۱۱ جنوری ۱۹۷۷ء — نمبر ۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے آمین۔

محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم ربوہ کے بڑے صاحبزادے مکرم حمید احمد چوہدری صاحب حال مقیم لندن عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ستمبر ۱۹۷۵ء میں ان کے دل کا آپریشن ہوا تھا جو بظاہر کامیاب رہا۔ آپریشن کے بعد کچھ عرصہ طبیعت ٹھیک رہی مگر اب پھر دل میں درد کی شکایت پیدا ہو گئی ہے اور انہیں دوبارہ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ آپ بہت مخلص نوجوان ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عرفان احمد خان)

موسمِ سرما کی پہلی بارش

ربوہ ۔۔ ۹-۱۰ جنوری کی درمیانی شب کو اور پھر ۱۰ جنوری کو یہاں اِس موسم کی پہلی بارش ہوئی، الحمد للہ

وقفِ جدید کے بیسویں (۲۰) سال کا آغاز

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال تحریک وقفِ جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ صلح ۱۳۵۶ ہش میں وقفِ جدید کے بیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو بڑے پُر اثر انداز میں مالی اور جانی قربانی کے میدان میں آگے قدم بڑھانے کی تلقین فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ عنقریب شائع ہو کر احبابِ جماعت تک پہنچ جائیگا سر دست سالِ نو کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم احبابِ جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ:۔

۱۔ جلد از جلد اپنے بیسویں سال کے وعدے حسبِ توفیق پہلے سے بہت بڑھا کر اپنی جماعت کے سیکرٹری وقفِ جدید کو لکھوا دیں یا براہِ راست حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوا دیں یا دفتر وقفِ جدید کو ارسال کر دیں۔

۲۔ سیکرٹریان وقفِ جدید کوشش کریں کہ ماہِ جنوری کے اختتام سے قبل ہی تمام احبابِ جماعت سے رابطہ پیدا کر کے وعدہ جات کی فہرست مکمل کر کے دفتر وقفِ جدید کو ارسال کر دیں۔

۳۔ یہ امر پیشِ نظر رہے کہ بچوں کے وعدہ جات کی فہرست جن میں اطفال، ناصرات اور کم عمر بچے شامل ہوں علیحدہ مرتب کر کے بھجوائی جائے۔

۴۔ زیادہ سے زیادہ احباب رضا کار معلمین کی مبارک تحریک میں حصہ لیں اور جلد از جلد اپنی اپنی جماعت کی وساطت سے نظامت ارشاد وقفِ جدید کو اپنے نام بھجوا دیں اور واضح فرمائیں کہ وہ کونسی کلاس میں شرکت فرما سکیں گے۔

رضا کاروں کی تربیت کی غرض سے وقفِ جدید سہ ماہی کلاسوں کا اہتمام کر رہی ہے پہلی کلاس وسط جنوری سے شروع ہو کر وسط اپریل تک جاری رہے گی اور دوسری کلاس وسط اپریل سے شروع ہو کر وسط جولائی تک چلے گی۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس۔

جنوری کی کلاس کے لئے رضا کاران بھجوانے کے لئے عہدیدارانِ جماعت خصوصی اور فوری توجہ دیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت یکم، ۲، ۳ اپریل کو ربوہ میں منعقد ہو گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ صلح ۱۳۵۶ ہش
۱۱ جنوری ۱۹۷۷ء

صداقتِ اسلام کا ہتم بالشّان عملی ثبوت

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صداقت کے کُھلے کُھلے نشانات کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا اِس کے باوجود قریشِ مکہ نے آپؐ پر ایمان لانے سے صاف انکار کر دیا کبھی ایک نشان کو بھی خاطر میں نہ لائے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ کہہ کر تسلّی دی کہ تمام انبیاء کی قومیں جن کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے ان کے ساتھ یہی سلوک کرتی رہیں۔ ان میں سے کسی ایک قوم نے بھی اپنے سے سابقہ قوموں کے انکار اور ان کے انجام سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی، اب یہی کچھ قریشِ مکہ کی طرف سے ظہور میں آرہا ہے، یہ کُھلے کُھلے نشانوں کے باوجود تکذیب اور مخالفت سے باز نہیں آرہے، عنقریب ان کو بھی ایسے ہی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قریشِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور تکذیب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ (الانعام آیات ۵، ۶)

ترجمہ:۔ اور ان لوگوں کے پاس ان کے ربّ کی نشانیوں میں سے کبھی کوئی نشان نہیں آیا مگر (ان کا معاملہ یہ رہا ہے کہ) وہ اس سے اعراض ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ پس جب کامل حق (یعنی قرآن) ان کے پاس آیا تو اس کا بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ اب اِس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جن باتوں کے متعلق وہ ہنسی کرتے تھے جلد ہی ان کے وقوعہ کی خبریں ان کو ملنے لگ جائیں گی۔

قریشِ مکہ اور ان کی روش اور ان کے اس کے انجام کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا بطورِ خاص ذکر فرمایا کہ یہ لوگ گزشتہ نافرمان اور مکذّب قوموں کے انجام سے کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے اور کیوں تکذیب کے انجام سے بے پرواہ ہو کر عمداً ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ○ (الانعام آیت ۷)

ترجمہ:۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان سے پہلے کتنے ہی زمانوں (کے لوگوں) کو جنہیں ہم نے زمین میں اتنی طاقت بخشی تھی جتنی طاقت اِس زمانہ کے لوگوں کو نہیں بخشی ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر بادلوں کو موسلا دھار بارش برساتے ہوئے بھیجا تھا اور ان سے ایسی نہریں چلائی تھیں جو ان کے قبضہ و تصرّف میں چلتی تھیں۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ایک اور نسل پیدا کر دی (جو تکذیب کرنے والی نہیں بلکہ ایمان لانے والی ثابت ہوئی)۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ کفارِ مکہ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے ہر نشانِ صداقت انکار کرتے چلے گئے انہوں نے گزشتہ نافرمان اور ہٹ دھرم قوموں کے انجام سے قطعاً کوئی عبرت حاصل نہیں کی۔ حالانکہ بعض گزشتہ قومیں بے حد طاقتور اور صاحبِ اختیار و اقتدار تھیں، ان کی طاقت، ان کا اختیار اور ان کا اقتدار ان کے کوئی کام نہ آیا اور خدائی گرفت کے آگے ان کی کچھ پیش نہ جا سکی، جب ایسی ایسی طاقتور اور جابر قومیں خدائی گرفت سے نہ بچ سکیں پھر کفارِ مکہ کیسے اور کس طرح اپنے آپ کو خدائی گرفت سے بچا سکتے ہیں۔ انہیں بھی تکذیب اور ظلم سے باز نہ آنے کی صورت میں اُن جیسے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ایک دفعہ پھر کفارِ مکہ کو خبردار کر دیں کہ وہ تکذیب اور ظلم کی راہ اختیار کر کے اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آکر اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ (الانعام آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ تُو انہیں کہہ دے (ذرا) زمین میں پھرو، پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہُوا کرتا ہے۔

اِن سب تنبیہوں کا کفارِ مکہ پر کوئی اثر نہ ہُوا۔ وہ تکذیب اور ظلم کی راہ پر چلنے اور اس پر اصرار کرنے سے باز نہ آئے۔ ان کا جتھا اور اس پر ان کا گھمنڈ ان کے کچھ کام نہ آیا۔ دن بدن وہ تعداد میں کم اور مسلمان زیادہ ہوتے چلے گئے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے پھر خبردار کیا کہ وہ عقل سے کام لیں اور دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کس کے ساتھ ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ (الرعد آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں اور فیصلہ تو اللہ کرتا ہے، کوئی اُس کے فیصلے کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو یہ دعوت دی کہ وہ سوچیں اور غور کریں کہ ان کی ہٹ دھرمی، ضد اور انتہائی شدید مخالفت کے باوجود زمین کے کنارے یعنی علاقے پر علاقے مسلمانوں کے ہاتھ آرہے ہیں اور دوسری طرف صاحبِ اقتدار خاندانوں کے نوجوان اسلام لا رہے ہیں جیسے حضرت عمروؓ بن عاص، حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ۔ ایسا اِس لئے ہو رہا ہے کہ اللہ نے اسلام کو غالب کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے کوئی اُس کے اِس فیصلہ کو تبدیل نہیں کر سکتا اور وہ وقت بھی جلد آنے والا ہے کہ جب کفارِ مکہ کا سب زور ٹوٹ جائے گا اور اسلام غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر وعدہ کو پورا کیا اور کفارِ مکہ کی انتہائی شدید مخالفت کے باوجود اسلام غالب آیا اور صداقت کا بول بالا ہو کر رہا۔

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سُنّت ہے کہ وہ لوگوں کی شدید مخالفت کے باوجود حق کو غالب کر کے رہتا ہے پھر اسلام کیوں غالب نہ آتا۔ وہ غالب آیا اور اس شان سے غالب آیا کہ اسے مٹانے کا عزم کرنے والوں کے لئے خود کوئی جائے مفر نہ رہی۔

سمٹا جا رہا ہے آج دُنیا کے کناروں کو

کسی بھی روک نے روکا نہ تیرے جاں نثاروں کو
کیا اِک جست میں طے عاشقوں نے کوہساروں کو

عجب تاثیر تھی اِس مرتبہ ساقی کی دعوت میں
کہ اپنے ساتھ مستانے لئے آئے بہاروں کو

نہیں شکوہ ہمیں کانٹوں سے وہ مہمیز ہیں پیارو
بسرعت پا کے منزل کو دعا دیتے ہیں خاروں کو

سہارے ظاہری ہوتے گئے معدوم پے در پے
مگر تیرا سہارا کام آیا بے سہاروں کو

خدائے مہرباں ساقی پہ رکھے سایۂ رحمت
کیا خوشیوں سے مالا مال جس نے غم کے ماروں کو

ندائے مہدیٔ برحق سے ہر سُو حشر برپا ہے
سمٹا جا رہا ہے آج دُنیا کے کناروں کو

ہماری بزم ہے شبّیر روشن نورِ بطحا سے
اُسی کا عشق لے آیا یہاں اِن جاں سپاروں کو

[illegible]

جنگِ بدر ——— یوم فرقان

مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

دنیا کی تاریخ میں بعض واقعات اور ایام کسی ملک یا قوم کے لئے عظیم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں قوموں کی ترقی ان ایام کے اردگرد گھومتی ہے زندہ قومیں ان ایام کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں لیکن بعض ایام کسی خاص قوم یا خاص علاقہ یا خاص ملک کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک عظیم تاریخی دن کی حیثیت رکھتے ہیں ان ایام میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں وہ ساری دنیا کی تاریخ کو بدل ڈالتے ہیں۔

چونکہ دین اسلام ساری دنیا کے لئے ہے اسی لئے جو اہم واقعات اسلامی تاریخ میں واقع ہوئے ان کا اثر ساری دنیا کی تاریخ پر پڑا۔ اسلامی تاریخ کے آغاز میں کئی ایسے ایام ہیں جن میں سے ہر یوم اور ہر دن دنیا کی تاریخ کو بدلنے والا تھا۔ جہاں تک وحی کے آغاز کا تعلق ہے وہ دن جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی بلا ریب وہ دن ساری دنیا کی تاریخ میں بلکہ سارے عالم میں سب سے زیادہ اہم دن تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا اور الفاظ اس کا نقشہ کھینچ ہی نہیں سکتے۔ پھر وہ گھڑی بھی ایک نہایت عظیم گھڑی تھی جب دنیا کا سب سے بڑا انسان ساری کائنات کی غرض و غایت کا حامل وجود اپنے پیارے شہر کو چھوڑنے پر مجبور ہوا وہ رات بظاہر ایک معمولی رات تھی لیکن اس رات نے دنیا کی تاریخ بدل دی۔ اس ہجرت کے نتیجہ میں جو واقعات رونما ہوئے وہ یقیناً تاریخ ساز ہیں اگر اس رات محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت نہ فرماتے یا اگر حضور کو دشمن قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتے (لیکن ایسا نہیں ہو سکتا تھا) تو آج کی دنیا بالکل اور ہی دنیا ہوتی اور شاید دنیا کی صف لپیٹ دی گئی ہوتی

پھر بدر کا دن بھی ایک نہایت اہم دن تھا اور . . . . .

. . . . .

فتح مکہ کا دن بھی بلا ریب تاریخ انسانی کے نہایت ہی اہم دنوں میں سے ایک دن تھا اسی طرح حج اکبر بھی اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ اس روز خدا کے پیارے نے انسانیت کے لئے جو تعلیم پیش کی وہ یو۔این۔او کے انسانی چارٹر کا پیش رو تھا۔

دنیا میں کسی انسان کی زندگی میں اتنی تعداد میں اور اس شان کے عظیم ایام نہیں آئے۔ بلاشبہ ان ایام میں سے ہر دن ساری دنیا کی تاریخ کو بدل دینے والا تھا۔ آئیں ان مبارک ایام میں سے آج ہم اُس دن کا تذکرہ کریں جسے خود خدا نے "یوم فرقان" قرار دیا ہے۔ اور اُس کا نام لے کر اُسے زندۂ جاوید بنا دیا ہے وہ دن کیا ہے وہ یوم بدر ہے خود خدا اُس دن کی اہمیت کے پیش نظر اپنی آخری کتاب میں فرماتا ہے

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ
بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
(آل عمران ۱۲۴)

یعنی (اس سے پہلے) بدر (کی جنگ) میں جبکہ تم حقیر تھے اللہ یقیناً تمہیں مدد دے چکا ہے۔ اور اس دن کی اہمیت کا جو احساس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اُس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ جنگ شروع ہونے پر حضور نے نہایت رقت سے ایک لمبی دعا فرمائی۔ حضور کے صحابہؓ اس شدید غم اور رقت کا مشاہدہ کرکے بے قرار ہو جاتے تھے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس شدید غم میں دیکھ کر یہ بھول گئے تھے کہ اس وقت جنگ ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس سے قبل شاید اپنے حبیب کو اس بے قراری میں نہیں دیکھا تھا شاید دنیا کی تاریخ میں نہ اس سے قبل اور نہ اس کے بعد کبھی کسی انسان نے اس طرح گڑگڑا کر اپنے رب کے حضور میں دعا کی ہوگی۔ یہ کیوں تھا؟ اس کی وجہ یہی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے صرف بدر کی جنگ نہ تھی بلکہ قیامت تک آنے والا زمانہ آپ کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ آپؐ کو اس امر کا احساس شدت سے تھا کہ اگر اس چھوٹی سی جماعت کے افراد آج اس میدان میں ہلاک ہو گئے تو پھر دنیا کی آئندہ تاریخ ہی کچھ اور ہوگی۔ پھر یہ دنیا رہنے کے قابل نہ رہے گی۔ یہ زمین مردہ ہو جائے گی۔ خدائے واحد کا نام اس دنیا میں نہ لیا جائے گا۔ بے شک آپ کو مکہ میں بھی اس دن کی خبر دی گئی تھی بیشک پہلے سے بھی بشارات مل رہی تھیں اور خود مدینہ سے روانہ ہونے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح کی بشارت دی تھی لیکن اس دن کی اہمیت کو دیکھ کر آپ اس قدر بے قرار ہو گئے کہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہونے کے باوجود اسکے حضور بنی نوع انسان کی نجات کیلئے اس طرح گڑگڑا رہے کہ ماں بھی اپنے بچہ کے لئے اس طرح نہیں گڑگڑا سکتی بلکہ اس بے چینی کا اندازہ بھی نہیں کر سکتی حضور کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین تھا لیکن ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی بے نیازی کا بھی احساس تھا اور یہ بھی احساس تھا کہ کہیں ہماری کمزوریاں ہمارے راستہ میں حائل نہ ہو جائیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خود دعا کا یہ عظیم جوش آپ کے دل میں پیدا کیا ہے جس طرح خدا بچہ کی پیدائش سے قبل ماں کو دردِ زہ میں مبتلا کرتا ہے تا کہ اس کے بعد اُسے ایک زندہ وجود عطا کیا جائے۔ اسی طرح نئی زمین کی پیدائش کے اہم مرحلہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی جنگ بدر کا سانحہ پیش آیا تاکہ اس کے نتیجہ میں وہ وعدہ پورا ہو کہ:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
(الحدید ۱۸)

یعنی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے گو ہمارے آقا کی بے قراری اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی لیکن اسکے نتیجہ میں ہر زمانہ کے بنی نوع انسان کے لئے نعمتوں کے جو در کھلے اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ گھبراہٹ کے لمحات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا حسین ترین سرمایہ بن گئے

جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ گھڑی یاد آتی ہوگی معلوم نہیں اُس وقت خوشی سے آپ کا کیا حال ہوتا ہوگا شاید انہیں لمحات کی یاد آنحضرت رات کے اندھیروں میں گھنٹوں خدا کے حضور عاشقانہ جذبات میں کھڑا رہنے پر مجبور کرتی تھی۔ شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بار بار بے قرار ہوتے تھے کہ میں کس طرح خدا کے اس فضل کا شکریہ ادا کروں جو یوم بدر کو نازل ہوا۔

(۲)

یہ امر بالکل واضح اور عیاں ہے کہ ظاہری لحاظ سے یہ مقابلہ ایسا ہی تھا جیسے کسی پہلوان کے مقابلہ پر کسی چھوٹے بچے کو کھڑا کر دیا جائے۔ صرف تعداد کا سوال ہی نہیں بلکہ وہ سارے اسباب جو کسی کی فتح کے لئے ضروری ہوتے ہیں وہ سارے کے سارے مفقود تھے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ جنگ کسی اور وقت پر ملتوی ہو جاتی اور بعد میں لڑنے کے سامان بھی مسلمانوں کو میسر آجاتے لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ عظیم نشان کیسے ظاہر ہوتا جو اس بے کسی کی حالت میں ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ اس دن اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت لوگوں کو دکھایا جائے۔ اسی لئے ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ مسلمان جس حد تک تیاری کر سکتے تھے وہ بھی پورے طور پر کرنے نہ پائے اور روانگی کے وقت قطعی طور پر جنگ کا علم بھی نہیں دیا گیا۔ یہ سب کچھ اسلئے تھا کہ خدا یہ دکھانا چاہتا تھا۔ ایک زندہ نشان دکھانا چاہتا تھا۔ اپنی ہستی اور قدرت کا ایک عظیم ثبوت مہیا کرنا چاہتا تھا۔ آئیں ہم دیکھیں کہ اس دن نے دنیا کی تاریخ پر کیا اثر ڈالا۔

جنگ بدر سے قبل مسلمانوں کو کسی قسم کی طاقت حاصل نہ تھی مسلمان کیا تھے؟ چند سو افراد تھے جو اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے دنیوی لحاظ سے اُن کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن جنگ بدر کے بعد مسلم قوم عرب میں ایک طاقت بن کر اُبھری بے شک وہ بڑی طاقت کہلانے کی مستحق نہ تھی لیکن بہرحال وہ ایک طاقت تھی اور اس کی حیثیت محض ایک جماعت کی نہ رہی تھی۔ پھر اس کے بعد اُس طاقت کو زیر و ختم کرنے کے لئے سارا عرب اُٹھ کھڑا ہوا اور چند سال کے مقابلہ کے بعد عرب حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے لیکن اس زمانہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے سارے عرب کا مسلمان ہو جانا بھی بقیہ دنیا کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ روم و ایران جیسی عظیم سلطنتوں کے مقابلہ میں عرب کی حقیقت ہی کیا تھی بول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھے جیسے اس زمانہ میں امریکہ یورپ اور روس کے مقابلہ میں کسی چھوٹے سے ملک کی حیثیت بلکہ اس سے بھی زیادہ کہیں کم۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد خود عرب قوم کا ایک حصہ بھی مرتد ہو گیا اور ایک حصہ جھوٹے مدعیان نبوت کے ساتھ جا ملا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری جدوجہد چند ہفتوں یا مہینوں میں کالعدم ہو جائے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو بدر کے میدان میں اور پھر بعد کی جنگوں میں اسلئے فتح نہیں دی تھی کہ چند سال کے بعد اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ خدا تعالےٰ نے یہ فتح اس لئے عطا کی تھی کہ اس کے نتیجہ میں نئی زمین اور نئے آسمان کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس نے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں کو خلافت کی نعمت عطا کی جائے گی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں پھر مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے۔ مسلمانوں کی اس محیر العقول کامیابی کو دیکھکر قیصر و کسریٰ کو بھی خدشہ پیدا ہوا کہ اگر اس پودے کو جلد تباہ نہ کر دیا گیا تو یہ ایک تناور درخت بن جائے گا۔ تب دنیا کی تاریخ نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ ایک ہزار سال کا تجربہ رکھنے والی اور جنگی سامان سے لیس افواج عربوں کے نسبتاً غیر تربیت یافتہ اور بے سرو سامان لشکر کے سامنے یوں بھاگ رہی تھیں جیسے شیر کے مقابلہ میں بھیڑ بکریوں کا ریوڑ۔ یہ نہیں کہ ان کے اندر مقابلہ کی طاقت نہ تھی اور یہ بھی نہیں کہ انہوں نے مقابلہ نہیں کیا۔ مسلمانوں کے مقابلہ سے چند سال قبل یہ دونوں اقوام باہمی جنگ میں دو چار فنون جنگ کا مظاہرہ کر چکی تھیں اور مسلمانوں کا بھی انہوں نے بڑا سخت مقابلہ کیا۔ بڑے بڑے بہادر دلیر شجاعت دینے میدان میں کھیت رہے لاکھوں فوجی جنگ کے میدان میں ہلاک ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ روم و ایران کے پاس جس قسم کی تجربہ کار اور ساز و سامان سے لیس اور بہادر افواج تھیں ان کا ایک معمولی حصہ عربوں کو شکست دینے کے لئے کافی تھا۔ روم یا ایران کی ایک محدود کی فوج بھی مسلمانوں کو آسانی سے شکست دے سکتی تھی۔ لیکن ان کا مقابلہ محض عربوں سے نہیں تھا۔ بلکہ ان عربوں سے تھا جن کے پیچھے خدا کی تقدیر کی مخفی طاقتیں کام کر رہی تھیں۔ بے شک عربوں کے اندر بھی اللہ تعالےٰ کے نشانات کا مشاہدہ کرنے کے بعد غیر معمولی دلیری اور جرأت پیدا ہو چکی تھی۔ وہ موت کو کھیل سمجھتے تھے۔ موت ان کے لئے فنا نہیں زندگی کا راستہ کھولنے والی تھی۔ لیکن اس کے باوجود روم اور ایران سے بیک وقت ٹکر لینا ظاہری لحاظ سے تباہی کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ لیکن مسلمانوں کو مجبوراً اپنے دفاع کے لئے تلوار ہاتھ میں لینا پڑی۔ اور جب انہوں نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا تو وہ خدا جس نے بدر میں مسلمانوں کو فتح دی تھی وہی ان کی مدد کے لئے آیا۔ اور انہیں ایسی عظیم کامیابی عطا کی کہ تاریخ دان حیران ہیں کہ یہ کیا ہوا اور کیسے ہوا

بعض دفعہ ایک قوم بگولے کی طرح اٹھتی ہے اور پھر جلد ہی بیٹھ جاتی ہے۔ یہاں بھی ایسا ہو سکتا تھا۔ وہ قوم جس کا کوئی تاریخی پس منظر نہ ہو۔ وہ بعض اوقات ایک عارضی جوش کی وجہ سے جلد دنیا میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن پھر جلد ہی یا تو معدوم ہو جاتی ہے یا اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتی ہے اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے تسلط برقرار رکھتے ہیں۔ تو کامیاب ہو جاتی ہے لیکن جہاں جہاں وہ گذرتی ہے اور جس جگہ اس کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ تہذیب و تمدن کے نقوش کو تباہ کرتی جاتی ہے۔ یہاں بھی ایسا ہو سکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کی شہادتوں کے بعد اس امر کا امکان پیدا ہو گیا تھا کہ روم کی سلطنت جو کو شکست کھا چکی تھی لیکن ابھی معدوم نہ ہوئی تھی وہ پھر اپنی قوت کو مجتمع کر کے مسلمانوں کو ملیامیٹ کر دیتی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایسے عظیم بحران کی حالت میں بھی تمام مسلمانوں میں دین کا جوش اور ولولہ موجود رہا۔ چنانچہ اس ولولہ کو دیکھکر رومی حکومت کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اسی طرح یہ بھی ہو سکتا تھا کہ غلبہ کے بعد مسلمان مفتوح اقوام کی تہذیب تمدن کو برباد کر دیتے آخر یہ اُمّی قوم کے لوگ تھے۔ ان کا ثقافتی اور تمدنی ماضی نہ تھا۔ لیکن نہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں وہ لازوال دولت عطا کی تھی جس کا نام اسلام ہے جو ایک کامل دین ہے اور جس کے اندر تہذیب و اخلاق کے تمام عوامل پوری شان سے پائے جاتے ہیں قرآن کریم میں جہاں ایک طرف عقائد کی درستی کے لئے بے نظیر تعلیم پیش کی گئی ہے اور بار بار اور متعدد پیرایوں میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کے دلائل دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی صفات کو اس خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے کہ انسانی فطرت اُسے رد کر ہی نہیں سکتی تو دوسری طرف علوم کی طرف نہ صرف رغبت پیدا کی گئی ہے بلکہ حصول علم کے لئے ایسے راستوں کی طرف نشاندہی کی گئی ہے کہ جن کو اختیار کرکے یقینی اور قطعی طور پر علوم کے وسیع دروازے وا ہو جاتے ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّی ہونے کے باوجود مسلمانوں کی اس رنگ میں تربیت کی کہ ان کے دلوں میں حصول علم کے لئے ایک لازوال خواہش پیدا کر دی۔ چنانچہ مسلم قوم کو دشمنوں کی طرف سے فراغت ملی اور فتوحات کے بعد تعمیر اور CONSOLIDATION کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے قلم کی تلوار میان سے سے نکال کر علوم کے میدان میں وہ کارہائے نمایاں سر انجام دئے کہ دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ اُس اُمّی قوم نے جس کے پاس کوئی علمی سرمایہ سوائے شعر و شاعری کے نہ تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں نئے علوم ایجاد کر کے تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم جو اُمّی تھے اور اُمّی قوم میں مبعوث فرمائے گئے آپ نے رہنے والوں کے دلوں میں علم کی وہ چاٹ لگائی اور پھر علوم کے وہ پختہ اصول بیان کئے کہ صحابہ اور بعد میں آنے والے مسلمانوں نے جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جمع کیا اور پھر علم حدیث میں وہ اصطلاحات ایجاد کیں کہ آج کے زمانہ میں بھی کسی انسان کے اقوال اور افعال کو اس طرح محفوظ نہیں کیا گیا جس طرح مسلمانوں نے حضور کے اقوال و افعال کو محفوظ کیا۔ انہوں نے حدیث کی تحقیق کے وہ اصول وضع کئے کہ جس نے اسے ایک علم کی صورت عطا کر دی اسی طرح مسلمانوں نے دنیوی اور مادی علوم کی طرف بھی توجہ کی۔

اسلام کے وجود میں آنے سے چند صدیاں قبل یورپ تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکا تھا لیکن آہستہ آہستہ یورپ کی شمع علم و فضل ماند پڑ گئی تھی کہ چوتھی صدی عیسوی میں یورپ کا بیشتر حصہ عیسائیت کے حلقہ میں آ گیا لیکن یہ غلبہ تہذیب و تمدن کو فروغ نہ دے سکا یونانی علوم کی کتابیں الماریوں کی زینت بنی ہوئی تھیں مسلمانوں نے ان کتب کو تباہ نہیں کیا اور صرف الماریوں کی زینت بھی بننے نہیں دیا انہوں نے ان کتب کو الماریوں سے نکالا ان کے تراجم کئے اور اسلام کی بے نظیر تعلیم کی روشنی میں ان علوم پر مزید تحقیق کر کے نئے علوم ایجاد کئے اور یہ ترقی صدیوں تک جاری رہی۔ پھر جب قانون قدرت کے مطابق مسلمانوں کے دنوں کے رات میں تبدیل ہونے کا وقت قریب آ گیا اس وقت یورپ کی اقوام خواب غفلت سے بیدار ہو کر مسلمانوں کے ایجاد کردہ علوم سے مستفید ہونے کے لئے میدان میں آ موجود ہوئیں اور جب وہ زمانہ قریب آ گیا جو ازل سے عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے مقدر تھا تو مغربی اقوام کے دماغ کو اللہ تعالےٰ نے ان ایجادوں کی طرف پھیر دیا جن کا غلبۂ اسلام کے لئے ضرورت پڑنے والی تھی۔

ایک وقت تک یورپی اقوام نے ایسے علوم کے ماخذ کو چھپانے کی کوشش کی لیکن اب یہ حقائق ایسے واضح ہو چکے ہیں کہ ایک عام انسان بھی یہ جانتا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی میں مسلمانوں کا دخل عظیم تھا

غرض جنگ بدر بظاہر کسی خاص اہمیت کی حامل نہ تھی۔ اس کا نہ تو عرب کی تاریخ پر بظاہر کوئی خاص اثر پڑ سکتا تھا اور نہ ہی دنیا کی تاریخ پر۔ لیکن اس نے بعد کی دنیا کی تاریخ کے دھارے کو یکسر بدل دیا۔ دنیا کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی تعداد رفتہ رفتہ بڑھتی گئی مزید جنگیں لڑی گئیں اور آخر سارے عرب نے اسلام کے جھنڈے کے نیچے پناہ لی۔ پھر اسکے بعد جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اگر وہ تین صد افراد اس روز میدان میں ہلاک ہو جاتے تو نہ عرب ایک ہاتھ پر جمع ہوتا نہ عربوں کو روم و ایران سے مڈبھیڑ ہوتی نہ ہی یونانی کتب کا ترجمہ کیا جاتا نہ ہی علوم کے نئے دروازے کھلتے نہ ہی صقلیہ اور اٹلی اسلامی ہوتے نہ ہی سپین میں مسلمان شمع علم فروزاں کرتے۔ نہ ہی یورپ کو ان علوم کا علم ہوتا نہ ہی یورپ ان علوم کو بنیاد بنا کر مزید ترقی کے راستے پر گامزن ہوتا نہ ہی یہ ایجادیں ہوتیں۔ نہ علوم میں یہ محیر العقول ترقی ہوتی۔ غرض یہ دنیا بالکل اور ہوتی اور شاید یہ دنیا اس قابل نہ رہتی کہ اس میں کوئی انسان زندگی بسر کرے شاید اس دنیا کی صف لپیٹ دی جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ ستمبر، اکتوبر سنہ ۱۹۷۶ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کیلئے دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا اور بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ امّ امۃ المتین صاحبہ مدظلہا
" سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
" صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا
" خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ
" ماسٹر عطا محمد صاحب "
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" مرزا محمد عثمان صاحب
" شیخ فضل احمد صاحب لاہور
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا نسیم احمد صاحب مرحوم " منجانب والدین مرحومین
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم۔
محترمہ امینہ عنایت صاحبہ کراچی
محترم عبد الغفور صاحب خاکا کرڈک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبد المحسن کرڈک شہید۔
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی
محترم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور
" مودود احمد خان صاحب کراچی
" ملک عبد الرب صاحب ربوہ
" نذیر احمد صاحب سولنگی "
محترمہ بیگم محمود نواز صاحب کراچی
محترم محمود نواز صاحب "
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ
محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ کراچی
محترم حامد حسن مفتی صاحب پشاور یونیورسٹی
" نعیم احمد صاحب ربوہ منجانب والد صاحب
" ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
" میاں شریف احمد باقی صاحب کراچی
" حاجی ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ
" میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی
" عبد الشکور جاوید صاحب ربوہ
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بذریعہ لجنہ مرکزیہ
محترم حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب ربوہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمود احمد صاحب شیخوپورہ
" مبارکہ اعجاز صاحبہ ٹیکسلا
محترم عبد الرحیم صاحب رحیم آباد سندھ
" میجر مبشر احمد صاحب بجوکہ کوئٹہ چھاؤنی
" عبد السمیع صاحب مظفر گڑھ
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پارہ چنار
" ملک لعل محمد صاحب ہری پور ہزارہ
" سید سعید احمد صاحب واربرٹن
" چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور
" شیخ محمود احمد صاحب کراچی
محترمہ ڈاکٹر زکیہ شمیم صاحبہ "
محترم چوہدری عبد العلیم صاحب جہلم
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مظفر گڑھ
محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
محترم رانا ضیاء اللہ خان صاحب گجرات شہر
محترمہ بیگم صاحبہ مرزا نسیم احمد صاحب
محترم میاں مبارک احمد صاحب لاہور
" مولوی بشارت احمد بشیر صاحب ربوہ
" کیپٹن سلیم احمد صاحب کراچی
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اے۔ آر۔ احمدی کراچی۔
محترم نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں شہر
" طارق جمیل صاحب چک ۸۲ جنوبی سرگودھا
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" کیپٹن عبد الرشید خان صاحب کوئٹہ
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اسلام آباد
محترم فواد محمود خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" ملک ناصر جاوید خان صاحب کراچی
" کریم بخش صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان۔
" ملک عبد المجید صاحب ربوہ
محترمہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
محترم اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور
محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
جماعتہائے احمدیہ کراچی۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ کوئٹہ۔ لائل پور۔ اوکاڑہ۔ مظفر گڑھ۔ مرالہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ بہاولنگر۔ راولپنڈی۔ قاضی احمد سندھ۔ حیدر آباد سندھ۔ کیلے شیخوپورہ۔ واربرٹن۔ ڈسکہ۔ ساہیوال ؛

قائدین مجالس توجّہ فرمائیں!

نیا سال شروع ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ جن قائدین نے ابھی تک سال ۷۷-۱۹۷۶ء کی مجلس عاملہ تجویز کر کے منظوری حاصل نہیں کی وہ جلد از جلد مجلس عاملہ تجویز کر کے صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کروائیں اور رپورٹ ارسال فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچا محترم چوہدری بشیر احمد صاحب انسپکٹر پولیس ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۶ء کو رات کے تین بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۲۸؍دسمبر دوپہر کو ان کی نعش بذریعہ ایمبولینس ربوہ پہنچائی گئی جہاں بعد نماز مغرب قبرستان عام میں مرحوم کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلّم وقفِ جدید نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم بڑے مخلص اور سلسلہ کے سرگرم رکن تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔
(ایچ نور علی خان محصّل حلقہ سول لائن۔ لاہور)

۲۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ننکانہ صاحب بتاریخ ۲۵؍دسمبر ۱۹۷۶ء بوقت دس بجے صبح وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ والدہ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔

تدفین اسی روز ننکانہ صاحب میں عمل میں آئی جس میں بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت النعیم میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین
(ملک محمد جمیل۔ ننکانہ صاحب)

درخواستِ دعا

عزیزم کریم احمد طاہر صاحب انجنیئر اور میری بچی عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ کل کراچی سے افریقہ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

"سرائے خدمت" کی وصول شدہ رقوم جلد مرکز کو ارسال فرما دیں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل احباب کو سال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کے لئے مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب احباب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

نائب صدر۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

اراکین خصوصی:۔
" چوہدری ظفراللہ خان صاحب
" شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور
" مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
" مولانا عبدالمالک خان صاحب

اراکین عمومی:۔

قائد عمومی:۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
قائد تربیت:۔ " مولانا ابوالعطاء صاحب
" ایثار:۔ " مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم
" اصلاح وارشاد:۔ " مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
" ذہانت وصحت جسمانی:۔ " صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
" مال:۔ " چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
" تعلیم:۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
" تجنید:۔ " سید احمد علی شاہ صاحب
" وقف جدید:۔ " پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
" تحریک جدید:۔ " چوہدری شبیر احمد صاحب
" مجالس بیرون وقلم دوستی:۔ " حسن محمد خان صاحب عارف
" اشاعت وایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ:۔ " مولوی غلام باری صاحب سیف
آڈیٹر:۔ " صوفی غلام محمد صاحب

(سیکرٹری برائے صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے نئے عہدیدار

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے اگلے تین سال کے لئے مندرجہ ذیل نئے عہدیداروں کے انتخاب کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحمت فرمائی ہے۔

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے نئے عہدیدار:۔

صدر۔ مکرم محترم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور
نائب صدر۔ مکرم محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ
سیکرٹری۔ خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ربوہ
اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب سہیل لاہور

(سیکرٹری)

نقیب کی ضرورت

ہمیں اپنے حلقہ کی مسجد کے لئے ایک اچھی صحت والے دوست کی بطور نقیب مسجد ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ اہل وعیال کے ساتھ رہنا نہ ہوگا بلکہ اکیلے شخص کے لئے ہی رہائش کی گنجائش ہے۔ درخواست دینے والے احباب اپنی جماعت کے صدر کی تصدیقی چٹھی اور سفارش ضرور ساتھ بھیجیں۔

شیخ بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ حلقہ سمن آباد
L-86-487N - سمن آباد لاہور

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا تو عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد نے اس پر پورے اخلاص، دلی تڑپ اور جوش و ولولہ کا اظہار کرتے ہوئے ہر ملک سے جوبلی فنڈ میں وعدے بھجوائے۔ جن کی ادائیگی پندرہ مرحلوں میں کی جانی ہے۔ تیسرا مرحلہ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کرنے والے نے اپنے کل وعدہ کا کم از کم ۳/۱۵ ضرور ادا کرنا ہے۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بقیہ عرصہ میں پوری کوشش سے وصولی کریں۔ ہر وعدہ کرنے والے کو فرداً فرداً اس کا وعدہ یاد دلائیں۔ یاددہانی کرانا مومنوں کے لئے نفع مند ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم مہتہ عبدالقادر صاحب (ابن حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی) وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب آف کراچی ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کے بعد ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم مہتہ صاحب مرحوم اپنی بڑی بیٹی آصفہ صاحبہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ۱۶ر دسمبر کو بذریعہ کار کراچی سے روانہ ہوئے۔ حیدرآباد سے کچھ آگے آ کر ٹریفک کے ایک حادثہ سے دوچار ہو گئے جس کی وجہ سے آپ کو شدید چوٹیں آئیں اور بے ہوش ہو گئے۔ بغرض علاج آپ کو حیدرآباد کے ہسپتال میں داخل کیا گیا لیکن شدید زخموں کی تاب نہ لا کر ۳۰ر دسمبر کو آپ وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

اس حادثہ میں آپ کی بیٹی آصفہ صاحبہ بھی شدید زخمی ہو گئیں انہیں اب نسبتاً افاقہ ہے۔ وہ تاحال جام شورہ (حیدرآباد) ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مہتہ صاحب مرحوم کی مغفرت کرے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی صاحبزادی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملتان کی قدیم جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جگنو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی بشیر احمد قریشی لاہور کی بیوی عزیزہ حبیبہ کی ایک حادثہ میں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ عزیزہ بہت کرب و تکلیف میں ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں اس کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴